

ایمان کی ایتون سے جنگل بھرا ہوا ہے

ایمان کی ایتون سے جنگل بھرا ہوا ہے
بکھرا ہوا زمیں پر قرآن پڑا ہوا ہے

ہے انتظار مان کو انسو تھے ہوئے ہیں
اصغر پہ ہے نگاہیں پردہ اٹھا ہوا ہے

شبیر کی جبین پر زخم ہے نمایاں
یا سرخ ایتون میں قرآن لکھا ہوا ہے

شبیر کی جبین ہے اور زیر تیغ سجدے
اے کربلاء زمیں پر کعبہ جھکا ہوا ہے

دولہا کا پیارا چہرہ اور اسے خون کی دھاریں
شبیر کا بھتیجہ دولہا بنا ہوا ہے

ننھی لحد سے اٹھ کر بانو کے پاس او
اصغر تمہارے خاطر جھولا تھا ہوا ہے

اکبر کے پاس اکرم ولی ہے کشمکش میں
کس طرح نکلے برچھی سینہ چھدا ہوا ہے

ہے انقلاب عالم یون جا رہی ہے زینب
چادر چھنی ہوئی ہے بانو نے بندھا ہوا ہے

اترا ہوا ہے چہرہ سوکھے ہوئے ہے انسو
اصغر کھانہ سدہا رہے بانو کو کیا ہوا ہے

ٹوٹے ہوئے ہے تارے جھکتا ہوا ہے سورج
شبیر کا زمیں پر لاشہ پڑا ہوا ہے